Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱؎

یوم جمعہ ۲۶ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۴ اخاء ۱۳۳۴ھ ش | ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

کل سے قدرے افاقہ ہے

ربوہ ۱۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"کل سے کچھ افاقہ ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار ربوہ -

ربوہ ۱۳ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی نسبتاً افاقہ ہے۔ رات نیند اچھی آگئی۔ الحمد للہ — احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا جاری رکھیں۔

لاہور میں سیلاب شروع ہوتے ہی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے نہایت سرگرمی کے ساتھ ریلیف کا کام شروع کر دیا

خدام نے نہائت پرخطر مقامات پر جا کر ۳۵۰ اشخاص کو ڈوبنے سے بچایا۔ اور ۷ ہزار افراد میں کھانا تقسیم کیا

لاہور سے ملحقہ بیرونی بستیوں میں جا کر بھی خدام نے مصیبت زدگان کی مدد کی

ربوہ ۱۳ اکتوبر۔ لاہور سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کی جماعت احمدیہ بالعموم اور مجلس خدام الاحمدیہ بالخصوص نہائت سرگرمی کے ساتھ سیلاب زدگان کی مدد کرنے میں مصروف ہے۔ سیلاب کے آتے ہی خدام نے باوجود اس کے کہ وہ خود بھی خطرات میں گھرے ہوئے تھے۔ نہائت جانفشانی کے ساتھ مقامی جماعت کے تعاون اور مدد سے امدادی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ چنانچہ مختلف علاقوں میں کم و بیش ۳۵۰ افراد کو ڈوبنے سے بچایا اور انہیں محفوظ مقامات تک پہونچایا اس وقت تک وہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کم و بیش سات ہزار افراد میں کھانا اور خشک اشیاء تقسیم کر چکی ہے۔ نہ صرف لاہور میں بلکہ لاہور سے ملحق بیرونی علاقہ جات میں جا کر بھی احمدی نوجوان اپنے طور پر یا فوج کی مدد سے ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء — اس سلسلے میں لاہور کی مجلس خدام الاحمدیہ کے معتمد مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی کی طرف سے جو تفصیلی رپورٹ ہمیں موصول ہوئی ہے۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

احباب خدمت خلق کا بے لوث کام کرنے والے ان احمدی نوجوانوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

۷ اکتوبر سیلاب کی آمد کی خبر سنتے ہی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے نائب قائد محمد یحییٰ صاحب خدام کی ایک پارٹی لے کر صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے دریائے راوی کے بند پر پہونچ گئے۔ ابھی وہاں پہونچے ہی تھے۔ کہ سیلاب نے شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس پارٹی نے فوری طور پر قلعہ لچھمن سنگھ سے ۲۴ افراد کو بحفاظت نکال کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ مجلس نے فوراً ہی اپنا ایک ریلیف سنٹر جودھامل بلڈنگ میں قائم کر دیا۔ جہاں سے خدام کی متعدد پارٹیاں جو ماہر کشتی رانوں پر مشتمل تھیں۔ شہر کے مختلف حصوں میں بھیجی گئیں۔ ان پارٹیوں نے ملٹری کے حکام سے کشتیاں حاصل کیں۔ اور سیلاب میں گھرے ہوئے افراد کو پانی میں سے نکالنے کا کام شروع کر دیا۔ چنانچہ پچاس افراد کو ڈوبنے سے بچایا۔ اور اڑھائی صد اشخاص کو خطرے والے علاقوں سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہونچایا۔ پانی کا زور اس قدر شدید تھا کہ اس میں کشتی رانی بے حد مشکل اور جانفشانی کا کام تھی۔ خدام بڑی تندہی سے رات تک یہ کام سرانجام دیتے رہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

بہاولپور کے قریب دریائے ستلج کی سطح چار فٹ اور بلند ہو گئی۔

بہاولپور ۱۳ اکتوبر۔ آج صبح کی اطلاع کے مطابق دریائے ستلج میں پانی کی سطح دو فٹ اور بلند ہو گئی ہے۔ اب بہاولپور کے علاقہ میں دریا کی سطح ۱۴ فٹ دو انچ تک پہونچ گئی ہے۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۴ فٹ پانی چڑھ چکا ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے دس میل اوپر دریا کا بایاں کنارا آہستہ آہستہ کٹ رہا ہے۔ ابھی تک صورت حال قابو میں ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ بھر میں امدادی کام کر رہی ہیں

وزیر اعظم پاکستان اور گورنر پنجاب کے نام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا تار

ربوہ ۱۳ اکتوبر۔ معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے چوہدری محمد علی صاحب وزیر اعظم پاکستان اور میاں مشتاق احمد صاحب گورمانی گورنر پنجاب کی خدمت میں مندرجہ ذیل برقیہ ارسال کیا ہے

"آپ کی طرف سے سیلاب کے سلسلہ میں امداد کرنے کی جو اپیل کی گئی تھی۔ اس کی تعمیل میں سیالکوٹ۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ لائل پور اور ملتان کی مجالس خدام الاحمدیہ پہلے ہی امدادی کام کر رہی ہیں — ربوہ کے ۵۰ رضاکاروں پر مشتمل ایک ریلیف پارٹی جس میں ڈاکٹر اور معمار بھی شامل ہیں شیخوپورہ میں کام کر رہی ہے۔ آپ کی نشری اپیل کے سلسلہ میں تمام مجالس کو ہدایات بھجوا دی گئی ہیں۔ کہ وہ مقامی حکام کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ اور انہیں اپنی خدمات پیش کر دیں۔" (جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شیخوپورہ اور لاہور کے درمیان تاحال آمد و رفت ممکن نہیں

لائلپور ۱۳ اکتوبر۔ اس وقت پنجاب کی ۸ سڑکیں سیلاب سے متاثر ہوئی ہیں۔ شیخوپورہ اور لاہور کے درمیان آمد و رفت تاحال ناممکن ہے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء

میلاد النبیؐ

روزنامہ نوائے وقت لائل پور مورخہ ۱۱/۱۰/۵۵ میں جناب سید سرور صاحب گیلانی ایڈیٹر "الجماعت" کراچی کا ایک مکتوب شائع ہُوا۔ جس میں آپ نے "میلاد النبی" کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"ولادت نبوی کا مقدس دن ہے۔ کرۂ ارض کے گوشہ گوشہ میں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیغام رحمت کی نشر و اشاعت کے لئے جلسے جلوس اور محفل ہائے میلاد منعقد ہوتی ہیں۔ پاکستان ہمیں حضور رسالتمآب کی دعاؤں سے حاصل ہُوا ہے۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ نسل انسانی کے ہادئ اعظم کا جشن ولادت سرکاری طور پر تزک و احتشام سے منائے محکمہ اطلاعات۔ نشریات اور ریڈیو پاکستان بارہ دن اشاعت سیرت النبیؐ کے لئے وقف کرے۔ گورنر جنرل پاکستان سے لیکر ایک ادنیٰ مسلمان تک سیرت النبیؐ کے سرکاری طور پر ولادت نبویؐ کا جشن منایا جائے۔ فوجی پریڈیں ہوں۔ سلامی کی توپیں داغی جائیں۔ ہر میونسپل کمیٹی و لوکل بورڈ اور صوبائی حکومت "یوم النبی" کے موقعہ پر سرکاری جلسوں اور جلوس کا اہتمام کرے۔ غیر مسلموں کو بھی سیرتِ پاک کے جلسوں میں شامل کیا جائے۔"
(نوائے وقت لائل پور مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اس لئے حکومت کی طرف سے "عید میلاد النبیؐ" کے دن کما حقہٗ اہتمام ہونا چاہیئے۔ خاصکر ریڈیو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر اچھے اچھے مضامین نشر کئے جائیں۔ تو یہ واقعی بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور یہ بھی ایک نہایت ضروری امر ہے۔ کہ اس موقع پر جو جلسے منعقد کئے جائیں۔ ان میں غیر مسلموں کو بھی کثرت سے شامل کیا جائے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات والا صفات ایک ایسا اعلیٰ وارفع نمونہ ہے۔ کہ جس کے ہر پہلو کو دنیا کے سامنے نمایاں طور پر پیش کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

مسلمان ایک مدت سے یوم میلاد مناتے آئے ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ اس کو بھی محض ایک رسمی چیز بنا دیا گیا ہے اور بعض ایسی باتیں اس میں شامل کر دی گئی ہیں۔ کہ جو نہ صرف اسلام کے خلاف ہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان کے بھی منافی ہیں۔

بعض شہروں میں جلوس نکالے جاتے ہیں۔ جن میں نہ اسلامی وقار کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اور نہ عام تہذیبی معیار ہی قائم کیا جاتا ہے۔ بلکہ محض غیر مسلموں کی طرح بھروپ بھرنے اور سوانگ نکالنے تک محدود ہوتا ہے۔ اور ایسی ایسی حرکات کی جاتی ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر شرم آنے لگتی ہے حکومت سے زیادہ یہ فرض اہل علم حضرات کا ہے کہ وہ اول تو ایسے جلوسوں کو روکیں۔ ورنہ کم سے کم یہ تو کریں۔ کہ انہیں بدعات سے پاک رکھنے کے لئے کوشش کریں۔

بے شک آج کل اس موقع پر مختلف جماعتیں اپنے اپنے ذوق کے مطابق "سیرۃ النبیؐ" کے جلسے منعقد کرتی ہیں۔ اور ان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت مطہرہ بیان کرتے ہیں۔ مگر اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ کہ جلسے کرکے آپ کی سیرت بیان کر دی جائے۔ بلکہ ایسا اہتمام بھی ہونا چاہیئے۔ کہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرانے کے لئے تربیتی پروگرام بنائے جائیں۔ اور عوام کو ان پر عمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔ مثلاً آپؐ کا ایک خلق خوش خلقی یا وعدہ کی پابندی ہے۔ یا دوسروں سے حسن سلوک ہے۔ آپ کی مثال پیش کرکے لوگوں سے وعدے لئے جائیں۔ کہ ان اخلاقِ حسنہ میں سے ایک یا دو یا تین پر ہمیشہ عمل کریں گے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت بیان کرنے کا مقصد محض شاندار جلسے منعقد کرنا نہیں۔ بلکہ حقیقی مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں میں ان اخلاق حمیدہ کی پیروی کی روح پیدا کی جائے۔

بعض اخلاق ایسے ہیں۔ جو بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ مگر وہی دراصل کسی معاشرہ کی تعمیر میں نہایت ضروری اینٹ بنتے ہیں۔ مثلاً ملاقات میں خوش خلقی سے پیش آنا بظاہر ایک چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن اگر تمام مسلمانوں کے کیرکٹر میں یہ چھوٹی سی بات رچ جائے۔ تو تمام معاشرہ میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

اس کے لئے دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ فی زماننا ہمارا معاشرہ بے حد گندہ ہو چکا ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں جھوٹ بولنا عام ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں الجھ پڑنا۔ ذرا ذرا سی بات میں بد خلقی کا اظہار کرنا گویا ہمارا مزاج بن گیا ہے۔ وعدہ خلافی کو تو کچھ بات ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر سیرت النبیؐ کے جلسے ہمارے معاشرہ سے ان عیوب کو بھی دُور نہیں کر سکتے۔ تو پھر ان کا فائدہ کیا ہے۔ ایسی صورت میں تو یوم میلاد النبیؐ بھی نعوذ باللہ ہندوؤں کے تہواروں دسہرہ اور دیوالی کی طرح محض تماشا بن کر رہ جاتا ہے۔

ایک اور ضروری چیز ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اسلام میں محض تماشے کا کوئی تہوار نہیں۔ عیدیں بھی عبادت الٰہی سے ہی عیدیں بنتی ہیں آج کل اسلام اور مسلمانوں پر شامتِ اعمال کی وجہ سے سخت مصائب کا دور آیا ہُوا ہے اس لئے بہتر ہے۔ کہ ایسے دنوں میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کی جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگی جائیں۔ کہ وہ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرے۔ اور مسلمانوں کو سیاسی اور تمدنی مشکلات سے نجات دے۔ اور انہیں پھر توفیق عطا کرے۔ کہ وہ اس کی توحید اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت کا جھنڈا نئے جوش اور نئے ارادوں سے تمام دنیا میں بلند کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں آمین۔

بلا تبصرہ

ہفت روزہ الاعتصام ۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں سے مولانا عبد الغفار الخیری کا تحریر کردہ ایک نوٹ حل طلب معمہ ذیل میں بلا تبصرہ درج کیا جاتا ہے:۔

آج کل معمہ بازی بڑے زوروں پر ہے۔ حل پر لاکھوں روپیہ انعام کا رکھا جاتا ہے۔ حل کرنے والوں سے ایک روپیہ فیس بھی لی جاتی ہے۔ یہ معمہ بازی صحیح ہے یا غلط مفید ہے یا مضر جائز ہے یا ناجائز۔ یہ تو علماء اور مفکر جانیں۔

ہم آج مسلمانوں کے سامنے ایک معمہ برائے حل پیش کرتے ہیں۔ جس کے حل پر کوئی فیس نہیں۔ اور صحیح حل پر انعام ہم تو کیا دیں گے خود صحیح حل بصورت "حیات طیبہ" انشاء اللہ دے گا۔ اچھا تو لیجئے:۔

ختم نبوت ایجی ٹیشن کی تحقیقاتی کمیٹی کے صدر مسٹر جسٹس منیر نے سنا ہے کہ اپنی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ جتنے علماء اس تحقیقات میں شہادت دینے تشریف لائے۔ ہر ایک سے یہ سوال کیا گیا۔ کہ

"مسلمان کی تعریف کیا ہے؟"

اس کے جواب میں دو علماء بھی متفق نہ پائے گئے۔ حتیٰ کہ مولوی امین احسن اصلاحی صاحب بھی مسلمان کی تعریف میں اپنے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب سے متفق نہ نکلے مشاہدات یہ بتا رہے ہیں۔ کہ مسلمان جھوٹ بولے۔ دھوکا دے۔ فریب کرے۔ قتل کرے چوری کرے۔ شراب پئے۔ زنا کرے۔ غیبت کرے۔ بہتان اٹھائے۔ عیب لگائے۔ اغوا کرے۔ غداری کرے۔ نماز نہ پڑھے روزہ نہ رکھے۔ زکوٰۃ نہ دے۔ غیر اللہ کو سجدے کرے۔ غرض یہ کہ جو جی چاہے کرتا پھرے۔ "نہ ایمان بگڑے نہ اسلام جائے۔"

قرآن عظیم میں اوامر ہیں۔ نواہی ہیں۔ حلال ہیں۔ حرام ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباع کے فرمان ہیں۔ اخوۃ اسلامی کے لوازم ہیں۔ حقوق اور فرائض ہیں۔ مگر ان پر عمل کس کا ہے؟ یہ اتنی ضخیم کتاب ہدایت کیوں نازل ہوئی؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اتنی تکالیف اور اتنے مصائب کیوں اٹھائے؟ جس مذہب کے ماننے والے مندرجہ بالا تمام امور کے ارتکاب پر بھی جنت کے مستحق رہیں۔ اس کی مخالفت کی کیا ضرورت تھی؟

آج مسلمانوں کے سامنے سب سے بڑا معمہ یہ ہے۔ کہ

"اسلام ہے کیا!"

کیا قرآن مبین اور احادیث النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بتایا جائے گا۔ کہ "اسلام" کیا ہے؟ اور "مسلمان" کی صحیح تعریف کیا ہے؟

بینوا توجروا

(الاعتصام لاہور مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

ضروری اعلان

بحکم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ اعلان کیا جاتا ہے۔ جو دوست بھی حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔ وہ اپنے ساتھ مقامی امیر جماعت یا صدر صاحب کی تصدیقی چٹھی ضرور لایا کریں۔ یہ نہایت ضروری ہے

(ابو البشارت عبد الغفور مبلغ سلسلہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی نصیحت

"جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا۔ کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے۔ اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے۔ اور پلیدی اور حرام کاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے۔ اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے۔ اور اپنی تمام خود روی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہولے۔ میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا۔ جہاں مُردار پھینکا جاتا ہے۔ اور جہاں سڑے گلے مُردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

لنڈن میں اہم دینی مصروفیات

از محترم قریشی عبد الرشید صاحب وکیل التجارت تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنڈن میں ایک ماہ ۲۶ دن قیام فرمایا۔ باوجود بیماری کے اور باوجود اس امر کے کہ حضور علاج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ حضور نے وہاں تنظیم جماعت اور تبلیغ اسلام کے لئے دن اور رات کام کیا۔ ذیل میں خاکسار اختصار کے ساتھ چند چیدہ چیدہ امور کا ذکر کرتا ہے۔ جن کی طرف حضرت اقدس نے خاص توجہ فرمائی۔

لنڈن میں حضور کا سب سے اہم کارنامہ وہ تبلیغی کانفرنس ہے۔ جو تاریخ تبلیغ اسلام میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور جس سے غیر ممالک میں تبلیغ کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ یہ کانفرنس لنڈن میں ۲۲ سے ۲۴ جولائی تک جاری رہی۔ اس کانفرنس کا فیصلہ دراصل حضور نے زیورچ میں ہی وسط جون کے قریب کر لیا تھا۔ چنانچہ یورپ امریکہ۔ اور نائیجیریا کے مبلغین کو وہاں سے ایجنڈا بمعہ ایک سوالنامہ کے بھجوا دیا گیا تھا۔ تا سب اپنے اپنے ہاں دوسرے مبلغوں اور جماعتوں سے مشورہ کر کے پوری تیاری کے ساتھ کانفرنس میں شامل ہوں۔ اس کانفرنس کے پانچ اجلاس ہوئے۔ اور سب میں حضور نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس میں ایک ایک ملک کی رپورٹ کو لے کر بحث و تمحیص کی گئی۔ موجودہ مشنوں کی مضبوطی اور ترقی۔ اسلامی لٹریچر کی تیاری اور اشاعت اور نئی مساجد کی تعمیر کے متعلق اہم فیصلہ جات کئے گئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بکمال شفقت ایک ایک تجویز کے متعلق راہ نمائی اور ہدایات دیتے رہے۔ کانفرنس کے موقعہ پر آنے والے مبلغین الگ بھی حضرت اقدس سے ملتے رہے۔ اور اپنی مشکلات پیش کر کے راہ نمائی حاصل کرتے رہے۔

انگلستان میں حضور ۲ جولائی کو تشریف فرما ہوئے ۳ جولائی کو حضور کی طبیعت بوجہ کوفت زیادہ خراب رہی۔ اس سے اگلے روز ہی حضور نے مقامی مشن کی تنظیم سے متعلقہ امور کا جائزہ لینا شروع فرما دیا۔ حضور نے ۴ جولائی کو مشن ہاؤس مسجد اور ملحقہ باغیچہ کا معائنہ فرمایا۔ اور بلڈر کے نمائندہ کو بلانے کی ہدایت فرمائی۔ تا مسجد کے متعلق جسے فوری مرمت کی ضرورت تھی بات کی جا سکے۔ حضور نے اس نمائندہ سے تفصیلاً لمبی گفتگو فرما کر خرچ کا اندازہ لگایا منظوری فرمائی اور مرمت شروع کرنے کی ہدایت فرمائی۔

مشن کی مالی تنظیم کے سلسلہ میں حضور نے تمام احمدی افراد مقیم انگلستان کی آمد کی بناء پر چندہ کا بجٹ تیار کروایا۔ اور مبلغین کو توجہ دلائی کہ احباب کی تربیت اس رنگ میں کریں۔ کہ وہ باشرح چندہ ادا کرنے کے عادی ہو جائیں۔ اس صورت میں مشن کے بہت سے اخراجات کا بوجھ ہلکا ہو جائیگا۔

حضور نے احمدی طلباء کی تنظیم کے لئے بھی ایک میٹنگ طلب فرمائی۔ اور انہیں اپنے اندر احمدیت کی صحیح روح پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور اپنے خدام کی تربیت کے لئے اکثر نماز عصر کے بعد گھنٹہ نصف گھنٹہ تشریف رکھتے رہے۔ اور مختلف نصائح فرماتے رہے۔ حضور نے بالخصوص اس امر پر زور دیا۔ کہ ہمارے مبلغین اور طلباء کو اپنے اندر ایک عزم اور آگ پیدا کرنی چاہیئے کہ ہم یورپ کو مسلمان کر کے چھوڑیں گے۔ قیام لنڈن کے دوران ایک معزز مہمان نے حضور کی خدمت میں ایک رسالہ What is Islam پیش کیا اور بتایا کہ عیسائی سکول میں ان کی بچی کو یہ رسالہ دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ عیسائیوں کی طرف سے شائع ہے۔ اور اسلام کے خلاف اعتراضات سے بھرا پڑا ہے۔ حضور نے باوجود بیماری کے اس کا جواب تصنیف فرمایا۔ اور فرمایا کہ گو میں بیمار ہوں۔ لیکن میری غیرت نے جوش ملایا۔ کہ عیسائیت کے اس حملہ کو بلا جواب نہ رہنے دوں دوسرے میں یہ بھی دیکھنا چاہتا تھا۔ کہ میرا ذہن کس حد تک صاف ہو چکا ہے۔

قیام لنڈن کے دوران حضور نے متعدد غیر مسلم احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور اسلام سے متعلق مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ مسٹر کوپر جو لنڈن کے ایک بڑے Musician ہیں۔ وہ لنڈن میں حضور کی آمد سے قبل اسلام میں دلچسپی لے رہے تھے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف "دیباچہ تفسیر القرآن" ان کے زیر مطالعہ تھی۔ حضور کی تشریف آوری پر انہوں نے حضور سے بعض امور حل کرانے کے لئے وقت مانگا جو حضور نے بخوشی منظور فرمایا۔ چنانچہ مسٹر کوپر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے لمبی دیر تک اسلام کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ اسی میٹنگ میں انہوں نے پردے کے متعلق وہ سوالات کئے جن کا ذکر حضور نے اپنے ۹ ستمبر کے خطبہ میں تفصیل سے فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ حضور نے ایسٹرن ورلڈ اور نیوز آف دی ورلڈ کے ایڈیٹرز کو دو مختلف مواقع پر شرف ملاقات بخشا یہ ملاقاتیں کافی لمبی ہوتی رہیں۔ اور حضور جماعت اور اسلام سے متعلق امور ان کو بتاتے رہے۔

لنڈن میں حضور نے آٹھ خطبات جمعہ دیئے جمعہ کے روز چونکہ دوست دور دور سے آتے تھے۔ اس لئے حضور اپنی طبیعت پر بوجھ ڈال کر بھی خطبہ کے لئے تشریف لاتے رہے۔ دو اہم تقریبات جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص مصروفیات رہیں۔ عید الاضحیٰ اور لنڈن جماعت کی طرف سے دی جانے والی استقبالیہ دعوت ہے۔ ہر دو مواقع پر حضور نے جو تقاریر فرمائیں۔ ان کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ان مواقع پر متعدد چوٹی کے غیر مسلم دوست حضور سے ملے اور حضور سے مستفیض ہوئے۔

غرض اسلام کی تبلیغ سے متعلق ہر موقعہ سے حضرت اقدس نے باوجود بیماری کے فائدہ اٹھایا۔ بظاہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ علاج کے لئے تھا۔ اور بے شک اس سے حضور کی صحت کو بہت فائدہ ہوا ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سفر سے ایک اہم جماعتی ضرورت پوری ہوئی ہے۔ مبلغین کے اندر کام کرنے کی ایک نئی روح پھونکی گئی ہے۔ اور یہ سفر موجودہ مشنوں کی تنظیم کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور آئندہ کے لئے کام کا ایک خاکہ تیار ہو گیا ہے۔ جس سے انشاء اللہ بہت جلد تبلیغ کا کام وسیع ہو جائے گا۔

دو کامیاب مجاہد

از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب انچارج گولڈ کوسٹ مشن

مولوی نذیر احمد علی صاحب نے پہلی بار ۱۹۲۹ء میں گولڈ کوسٹ مشن کا چارج لیا۔ مولوی صاحب موصوف کو تبلیغ کا از حد شوق تھا۔ وہ بڑی تن دہی اور جوش سے اس فریضہ کو ادا کرتے رہے۔ مشن کا چارج لیتے ہی انہوں نے افراد جماعت کے اندر تبلیغ کی نئی روح اور تازہ جوش پیدا کیا۔ جس کی وجہ سے جماعت کے عوام میں بھی تبلیغ کا شوق پیدا ہو گیا۔ اور جماعت کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ اور مولوی صاحب کی کوشش کے زیر اثر یہاں کے شمالی علاقہ میں بھی جماعت قائم ہو گئی۔ تبلیغ کے علاوہ تعلیم و تربیت کی طرف بھی انہوں نے خاص توجہ دی کئی سکول جاری کئے اپریل ۱۹۳۳ء تک مولوی صاحب موصوف اپنے فرائض بڑی سرگرمی سے ادا کرتے رہے۔ اپریل ۱۹۳۳ء میں حکیم صاحب نے جب دوسری بار آکر ان سے یہاں چارج لیا۔ تو یہ چھٹی پر قادیان تشریف لے گئے۔ اور قریباً تین سال وہاں رہنے کے بعد جب انہیں دوبارہ گولڈ کوسٹ آنے کا حکم ملا۔ تو انہوں نے ناظر صاحب دعوت و تبلیغ سے عرض کیا کہ گولڈ کوسٹ میں دو مبلغین کی ضرورت ہے۔ بالخصوص ایک مولوی فاضل کی جو افریقن مبلغین کو ٹرینڈ کر سکے۔ اس وقت نظارت دعوت تبلیغ کے بجٹ میں گنجائش نہیں تھی۔ اسلئے مولوی صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی اجازت سے بعض مخیر اصحاب سے ایک مبلغ کے کرایہ کی فراہمی کا بندوبست کیا۔ چنانچہ حضرت اقدس امیر المومنین نے ازراہ نوازش خاکسار کو ان کے ہمراہ گولڈ کوسٹ آنے کے لئے منتخب فرمایا۔ ۲۰ر فروری ۱۹۳۶ء کو غیر ممالک کے لئے مبلغین کا ایک گروپ قادیان سے روانہ ہوا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف اور خاکسار بھی تھے۔ دوسرے مبلغ تو اپنے اپنے منزل کی طرف عازم سفر ہوئے۔ لیکن مولانا جلال الدین صاحب شمس مولوی علی صاحب اور خاکسار کو لیکر ایک جاپانی جہاز پر سوار ہوئے۔ مولوی علی صاحب کا حج کے لئے جانے کا ارادہ تھا۔ اسلئے وہ سویز سے اتر کر حجاز کی طرف عازم حج ہوئے۔

ایک ماہ کے بعد مولوی صاحب ہم سے آملے پورٹ سعید سے ہم تینوں ولایت کیلئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں جہاز میں مولوی علی صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ جہاز کے ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد ظاہر کیا کہ انہیں سل ہے اور یہ کہ انہیں دوسرے مسافروں سے الگ رکھا جائے۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پوری کوشش کی کہ جہاز انہیں انگلینڈ تک لے جائے۔ تاکہ وہاں مولوی صاحب کا معائنہ وغیرہ کروا کے علاج ہو سکے۔ لیکن جہاز کا ڈاکٹر رضامند نہ ہوا اسلئے مجبوراً انہیں مارسلیز اترنا پڑا۔ اس وقت کافی مشکلات اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ مولوی صاحب بہت نحیف اور کمزور ہو چکے تھے۔ خود چل پھر نہیں سکتے تھے۔ خاکسار انہیں لے کر ایک ہوٹل میں پہنچا۔ وہاں کی زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے بھی کافی دقت پیش آئی۔ اسلئے میں حیران تھا کہ مولوی صاحب کا علاج کیسے کروا سکتا ہوں۔ اتفاقاً اس ہوٹل میں ایک مصری ایجنٹ جو مولوی صاحب کا پہلے سے واقف تھا آگیا۔ یہ شخص انگریزی اور عربی اچھی طرح بول سکتا تھا۔ اس کی مدد سے مولوی صاحب کو ایک فرانسیسی ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا اس نے معائنہ کے بعد بتایا کہ انہیں سل کی شکایت نہیں بلکہ اعصابی کمزوری ہے اس کے چند دن کے علاج سے مولوی صاحب کو کافی آرام آگیا۔ ہم بارہ دن وہاں ٹھہرے اور مارسیلز سے روانہ ہو کر اپریل میں ہم گولڈ کوسٹ پہنچے۔

جب ہم یہاں پہنچے تو جماعت کے احباب بڑی کثرت سے استقبال کے لئے موجود تھے۔ گولڈ کوسٹ میں ان دنوں کوئی مرکزی مبلغ نہیں تھا۔ حکیم صاحب تبدیل ہو کر نائیجیریا چلے گئے۔ تو اس وجہ سے جماعت میں سستی پیدا ہو کر مالی حالت بہت کمزور ہو گئی تھی مولوی صاحب نے یہاں پہنچتے ہی جماعتوں میں دورے شروع کر دیئے۔ جن سے کافی چندے آنے لگے اور تبلیغ کا کام بھی پھر زور شور سے ہونے لگا۔ اگلے سال فروری ۱۹۲۷ء میں مولوی صاحب موصوف نے احمدیہ دار التبلیغ سالٹ پانڈ کی رسم افتتاح ادا کی۔ جس کی بنیاد حکیم صاحب رکھ گئے تھے اس موقعہ پر قریباً تین ہزار احباب جمع ہوئے اور خدا کے فضل سے بڑی شان سے یہ تقریب سرانجام ہوئی۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء میں آپ کو سیرالیون بھیجا گیا۔ جہاں پر انہوں نے مشن کی بنیاد ڈالی۔ اور ۱۹۴۲ء تک وہاں رہے اور بہت سی جماعتیں قائم کیں ۱۹۴۲ء میں مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کو سیرالیون مشن کا چارج دے کر براستہ صحرا وطن تشریف لے گئے۔ تیسری بار ۱۹۴۷ء میں مع اہل و عیال مغربی افریقہ کے لئے رئیس التبلیغ مقرر ہو کر آئے۔ پہلے چند ماہ سیرالیون ٹھہرے اور بعد میں گولڈ کوسٹ تشریف لاتے۔ اس دفعہ ان کی صحت عموماً خراب رہتی تھی۔ اور وہ زیادہ کام نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن پھر بھی تبلیغ کا جذبہ اتنا زیادہ تھا۔ کہ جب بھی افاقہ ہوتا وہ تبلیغ اور دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاتے۔ بعد میں جب ان کی بیماری بہت شدت پکڑ گئی۔ تو نومبر ۱۹۵۰ء میں انہیں مرکز واپس بلایا گیا۔ اس سال کے ابتداء میں انہوں نے کماسی سیکنڈری سکول کا اجراء کیا آخری بار چند سال مرکز میں گذارے اور گذشتہ سال یعنی مئی ۱۹۵۴ء میں حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت سیرالیون بھیجا گئے۔ وہاں انہیں ایک سال ہی گذرا تھا کہ بیماری کا پھر شدت سے حملہ ہوا اور اس سال مئی میں وہاں انتقال فرمایا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اپنی زندگی میں کئی دفعہ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا تھا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میدان جہاد میں میری وفات ہو۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت ہے کہ ان کی یہ خواہش اس نے پوری کر دی۔ اور سرزمین افریقہ میں مدفون ہوئے۔ اپنے وطن اور اعزہ و اقارب سے دور اللہ تعالےٰ کی راہ میں کام کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اللہ تعالےٰ کی بے شمار نعمتیں نازل ہوں اس ہستی پر۔

آمین اللّٰہم آمین

خدام الاحمدیہ کیلئے تعلیمی نصاب

ستمبر تا نومبر ۱۹۵۵ء کی سہ ماہی کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے خدام الاحمدیہ کے لئے حسب ذیل کتب بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں:۔

(۱) الحجۃ البالغہ (تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

(۲) وحی و نبوت کے متعلق اسلامی ایڈیالوجی (نظریہ) از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) اول الذکر کتاب میں وفات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ کو نہایت ہی شرح و بسط کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اور ثانی الذکر میں تحقیقاتی عدالت کے دوران میں عدالت کی طرف سے کئے گئے۔ سوالات کے جوابات ہیں۔ ہر احمدی کے لئے ان مسائل کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ قائدین کرام اس امر کی پوری کوشش کریں۔ کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے۔ جو ان مسائل سے واقفیت نہ رکھتا ہو۔ ہر خادم کو اس امتحان میں شمولیت کی ترغیب دلائی جائے۔ تاکہ خدام ان مسائل ضروریہ سے واقفیت تامہ حاصل کر کے ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر سکیں۔

الحجۃ البالغہ کی قیمت ۱۰ر ہے۔ جو احمدیہ کتابستان ربوہ سے مل سکتی ہے۔ اگر قائدین اپنی مجالس کے لئے اکٹھا آرڈر دیں تو کتاب ۸ر میں مل سکے گی۔ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی ایڈیالوجی کی قیمت ۲/- روپے ہے۔ لیکن خدام الاحمدیہ کو رعایتی قیمت ۱۰/ اڑتیس پیسے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مل سکتی ہے۔

قائدین کرام جلد سے جلد کتب خرید کر مطالعہ شروع کر دیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا:۔ میرا لڑکا عزیزم محمد سلیم بوجہ خنازیر بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب سلسلہ صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار ملک محمد لطیف محرر چنگی ربوہ)

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

از یحییٰ فضلی صاحب راولپنڈی

ایک مشہور فلاسفر سے کسی نے پوچھا "انسان کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟" تو اس نے جواب دیا۔ "خوش خلقی" اور اگر غور کیا جائے۔ تو یہ جواب واقعی درست ہے مذہبی نقطۂ نگاہ سے بھی وہی شخص کامیاب کہا جا سکتا ہے۔ جو نہ صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اچھے کام کرے۔ بلکہ اپنے گرد و پیش کے لوگوں سے بھی اچھا برتاؤ رکھے۔ کون ہے جو اس بلند مقام کو حاصل کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن تقاضائے بشری کے باعث کامل نمونہ بن جانا انتہائی مشکل ہے۔ آج تک سوائے ایک ہستی کے جو کامل تھی اور کوئی انسان کمال کے نقطہ تک نہیں پہنچ سکا۔ وہ وہی ہستی ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ انک لعلیٰ خلق عظیم۔ آج میں اسی عظیم ہستی کے خلق عظیم کو پیش کروں گا۔

دراصل یہ لازم تھا۔ کہ وہ ہستی جو کمال تک پہنچتی۔ اس کے اندر اخلاق بھی اپنی بلند شان میں موجود ہوتے۔ اور ضرور تھا کہ وہ ہستی جو اپنی بعثت کی غرض ہی یہ بتاتی ہے۔ لاتمم مکارم الاخلاق۔ وہ اپنی بعثت کی اس غرض کو پورا کرتی۔ بلکہ اس کی پوری جلال و شان کو ظاہر کرتی۔ اگر بلندی کے انتہائی مراتب تک وہ ہستی نہ پہنچتی یا نہ پہنچ سکتی تو اکملیت ذات کا دعویٰ غلط ہوتا۔ مگر ہمارا ایمان ہے۔ کہ اس عظیم ہستی نے بڑی کامیابی کے ساتھ اخلاق کی تمام منازل کو طے کیا ہے! اس سلسلے میں اس مضمون میں بعض شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی گواہی ہر ایک کے لئے قابل قبول ہوگی۔ کیونکہ وہی زمین و آسمان کا مالک ہے۔ دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا اور قادر مطلق ہے۔ وہ کسی سے ڈرتا ہے نہ دبتا ہے وہ سب کا خالق ہے۔ اس لئے اس کی گواہی اتمام حجت کے لئے کافی ہے۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات میں سے میں صرف چار پیش کرونگا۔

(۱) سب سے پہلی آیت تو وہی ہے۔ جو اس مضمون کا عنوان ہے۔ یعنی انک لعلیٰ خلق عظیم۔ کہ اے محمد رسول اللہ تو اخلاق کے انتہائی بلند مقام پر ہے۔

(۲) دوسری جگہ فرمایا۔ "وھو بالافق الاعلیٰ" یعنی آپ بلند انتہائی مقامات پر ہیں۔ آپ کے افق اعلیٰ پر ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ آپ علو اور بلند مرتبگی کے انتہائی مقامات پر پہنچے ہوئے ہیں۔

(۳) خدا تعالےٰ منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "ودّوا لو تدھن فیدھنون" کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ تو مداہنت اختیار کرے۔ تاکہ وہ بھی مداہنت اختیار کریں۔

مداہنت یہ ہے۔ کہ جو دل میں ہے۔ اس کے خلاف ظاہر کیا جائے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اکثر لوگ بلند سے بلند اخلاق دکھاتے ہوئے بھی مداہنت کرتے ہیں۔ یہاں خدا تعالےٰ گواہی دے رہا ہے۔ کہ آپؐ کے اندر مداہنت کی وہ لوگ خواہش کرتے ہیں۔ مگر ہمیں معلوم ہے۔ کہ تو مداہنت نہیں کرے گا۔

(۴) خدا تعالےٰ مومنوں کو مخاطب فرماتے ہیں۔ "لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔" کہ تمہارے لئے رسولؐ ہی اسوۂ حسنہ ہے۔ اسوہ حسنہ وہی ہو سکتا ہے کہ جو زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہبری کر سکے۔ انہیں میں سے اخلاق بھی ہیں۔ پس ضرور ہے۔ کہ آپ کے اخلاق بھی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہوں۔ خاص طور پر اس حال میں کہ خدا تعالےٰ نے فرما دیا۔ کہ اسی ذات میں اسوۂ حسنہ ہے۔ جو اخلاق کے انتہائی بلند مقام پر ہے۔

دوسری قابل قبول گواہی بیوی کی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہی خاوند کی سب سے زیادہ رازدان ہوتی ہے۔ انسان بناوٹی طور پر اپنے دوستوں کے سامنے تو اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ لیکن بیوی کے سامنے بناوٹ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ چوبیس گھنٹوں کے ساتھ میں کبھی نہ کبھی اصل حقیقت بھی سامنے آجائے گی۔ اس لئے بیوی کی گواہی بھی ہمارے لئے حجت ہو سکتی ہے۔

چنانچہ مسلم اور ابو داؤد میں ہشامؓ کی روایت آئی ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے عرض کیا۔ "مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق بتایئے۔" تو آپ نے فرمایا۔ "کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟" عرض کیا "پڑھتا ہوں۔" تو فرمایا "آپؐ کا خلق قرآن ہی تھا۔" یعنی جس قدر اعلیٰ درجہ کی صفات انبیاءؑ اور مومنوں کے اندر بیان کی گئی ہیں۔ یا جن صفات عالیہ کی طرف قرآن کریم میں توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ سب آپؐ میں موجود تھیں۔

(۲) دوسری گواہی حضرت خدیجہ رضؓ کی ہے۔ اور پہلی گواہی سے کہیں زیادہ بے ساختہ اور قابل حجت ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ ہی اس کی راوی ہیں۔ آپ وحی کی ابتداء بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ کہ جب پہلی دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔ تو بہت گھبرائے ہوئے غار حرا سے گھر لوٹے۔ اور حضرت خدیجہ رضؓ سے کہا۔ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ جب آپؐ کا خوف قدرے کم ہوا۔ تو فرمایا۔ "مجھے اپنی نسبت کچھ خوف پیدا ہو گیا ہے۔ اس بات کو سنکر حضرت خدیجہ رضؓ نے بے ساختہ کہا۔ "کلا واللّٰہ ما یخزیک اللّٰہ ابدًا انک لتصل الرحم وتحمل الکلّ وتکسب المعدوم وتقری الضیوف وتعین علیٰ نوائب الحق" "نہیں نہیں خدا تعالیٰ آپ کو برباد نہیں کرے گا۔ آپ تو رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور آپ میں وہ تمام اخلاق موجود ہیں۔ جو دنیا سے معدوم ہو چکے۔ آپ مہمانوں کی مہمان نوازی اور لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

دیکھئے کتنی بے ساختگی سے یہ گواہی دی ہے۔ کسی کے سامنے دکھاوے کے لئے نہیں کہا گیا۔ بلکہ دل کی گہرائیوں کے یقین کے بعد ہی ایسے الفاظ نکل سکتے ہیں۔

(۳) تیسری گواہی خود آپ کی اپنے متعلق ہے۔ اس پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے متعلق انسان گواہی دیتے ہوئے ضرور غلو کرتا ہے۔ لیکن جب یہ گواہی پیش ہو جائے گی۔ تو یہ سوال خود بخود ختم ہو جائیگا۔ کیونکہ بے ساختگی میں غلو یا مداہنت پیدا نہیں ہو سکتی۔

واقعہ یوں ہے کہ جب حضرت خدیجہ رضؓ آپؐ کو اپنے بھائی نوفل بن ورقہ کے پاس لے گئیں۔ تو اس نے حال سنکر کہا۔ "یا لیتنی فیھا جذعًا لیتنی فیھا حیًا اذ یخرجک قومک"۔ یعنی اے کاش میں اس وقت جوان و توانا ہوں۔ اے کاش میں اس وقت زندہ ہوں۔ جبکہ تجھے تیری قوم نکال دے گی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے حیران ہو کر کہا۔ "اَوَ مخرجی ھم" "کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟" آپ اس وقت سوچ بھی نہیں سکتے ہیں۔ کہ قوم آپ جیسے شخص کو نکال دیگی۔ کیا ایسا وقت آجائیگا۔ کہ قوم آپ جیسے محسن کی دشمن ہو جائے گی۔ یہ ہے آپ کا اپنے متعلق گواہی جس پر کوئی صحیح العقل اعتراض نہیں کر سکتا۔ (باقی)

وہ رحمت کا بادل اِدھر آرہا ہے

وہ بادل کے نیچے پہاڑوں کے پیچھے
وہ دریا سے گزرا پہاڑوں سے نکلا
مشارق پہ برسا مغارب پہ چھایا
مسیحِ زماں کا مسافر[1] خلیفہ
کھلا راز یولدلہٗ[2] کا جہاں پر

مجھے چاند سا اک نظر آرہا ہے
خضر آرہا ہے خضر آرہا ہے
وہ رحمت کا بادل اِدھر آرہا ہے
وہ محمود فضلِ عمر آرہا ہے
مسیحا کا لختِ جگر آرہا ہے

عزیز اب جہاں میں محمدؐ کا غلبہ
مسیحا کے ہاتھوں نظر آرہا ہے

(منشی عبدالرحمٰن منگلہ)

[1] یسافر المسیح او خلیفۃ من خلفاء الیٰ ارض دمشق (الحدیث)
[2] یتزوج ویولد لہ (الحدیث)

ولادت

(۱) چودھری مسعود احمدؐ صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ اس سے قبل چودھری صاحب کے دو تین بچے فوت ہو چکے ہیں۔ احباب اس بچہ کی درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اسلم فاروقی

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے اور اہلیہ کی صحت و سلامتی کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار اقبال محمدؐ خاں۔ لاہور)

کشائش رزق کے پانچ مجرب طریق

عرصہ ہوا الفضل میں کسی دوست نے کشائش رزق کے بہت سے طریق بتائے تھے میں صرف پانچ طریق عرض کرتا ہوں :-

(۱) کسی امر پہ کار بند ہونا مشکل معلوم ہوتا ہو یا کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس کے لئے خداوند کریم سے درخواست کرے اور اسی سے مدد طلب کرے کسی انسان کے آگے سوال نہ کرے۔

(۲) نماز پانچ وقت کے علاوہ نماز تہجد ضرور بلا ناغہ ادا کرے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ روحانی ترقی کے علاوہ جسمانی صحت بھی اچھی رہے گی۔

(۳) ایک وقت مقرر کر کے کثرت کے ساتھ استغفار اور درود شریف پڑھے۔

(۴) خدمت خلق کرنے میں ہر وقت اور ہر موقعہ سے فائدہ اٹھائے۔ اصل تبلیغ خدمت خلق ہی ہے اس کا بہت بڑا اجر ہے۔

(۵) چندہ باقاعدہ دینا۔ چندہ کی ادائیگی کو لوگ ضروری نہیں خیال کرتے۔ میری ۷۰ سال کی عمر ہو گئی ہے میں کپورتھلہ میں ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۱۸ء تک چندہ وصول کرتا رہا ہوں۔ تمام جماعت کپورتھلہ میں صرف ایک شخص تھا جو چندہ ادا نہیں کرتا تھا اور جب چندہ اس سے طلب کرتا اور اس سے وہ اعراض کرتا اس کا انجام ایسا برا ہوا کہ خداوند کریم کسی کا ایسا انجام نہ کرے۔

یہ بھی لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم ہر ماہ چندہ ایک آنہ روپیہ یا ڈیڑھ آنہ فی روپیہ دیتے ہیں۔ اس کے دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ ان کو سب سے زیادہ فائدہ تو یہ ہوتا ہے۔ یہ صدقہ ہے جو ردِ بلا ہوتا ہے وہ تندرست رہتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے ان کا حال دیکھا ہے جو چندہ نہیں دیتے کہ ان کی تنخواہ کا بہت سا حصہ ادویات پہ ہی خرچ ہو جاتا ہے۔ ان کو تو خداوند کریم کا شکر کرنا چاہیئے کہ خداوند کریم نے تندرست رکھا ہے۔ ہاں ایک چندہ ہے جیسے تحریک جدید کا یا فوری ضرورت کے لئے چندہ ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص یا جانور بھوک سے سخت تکلیف میں ہو اور کوئی اس کو کھانا کھلا دے۔ ایسے چندہ یا خرچ کرنے پر مجھے تو دس گنا سے بھی زیادہ فوراً ہی اجر ملا ہے۔ ایسا چندہ یا ایسا خرچ کرنے پہ ضرور فوراً اجر ملتا ہے جس کو یقین نہ ہو کر کے دیکھ لے۔ ان پانچ طریق پہ صدق دل سے مستقل طور پہ عمل کریں۔ انشاء اللہ دین میں بھی ترقی ہو گی اور دنیا میں بھی۔

(عبد السمیع کپورتھلوی پشاور شہر محلہ رام پورہ مکان نمبر ۲۰۷۸)

وجہ تسمیہ تحریک جدید

"عربی میں 'حرک' کے معنی ہیں ہلانا۔ بیدار کرنا۔ اس لحاظ سے اس کو تحریک جدید کہا گیا ہے کہ یہ جماعت کو بیدار کرنے اور جگانے کے لئے تھی"

اگر آپ کا دل بھی اس سے جاگ اٹھا ہے تو اس کی خاطر مالی قربانی میں تامل کیا؟

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا بشیر احمد عمر سولہ سال قوم گوجر سکنہ چک ۴۸ جنوبی سرگودھا ایک ہفتہ سے عدم پتہ ہے۔ رنگ گندمی۔ سر سے ننگا۔ قمیض دھاری دار۔ پاؤں میں دیسی جوتا۔ تہ بند کالا۔ کھدر کی میلی چادر۔ ناخواندہ۔ جس بھائی کو ملے وہ اپنے پاس مہربانی کر کے رکھ لیں اور مجھے چک ۴۸ جنوبی ڈاکخانہ ۱۱۵۔الف رسالے والا ضلع سرگودھا کے پتہ پر مطلع فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

چودھری نور محمد قوم گوجر چک ۴۸ جنوبی سرگودھا

دعائے مغفرت

۵-۶ اکتوبر کی درمیانی شب کو ہمارے والد مولوی صدر الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مونگ ضلع گجرات چالیس روز بعارضہ اسہال و پیچش بیمار رہ کر ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے اور والد صاحب مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد سعید و ریاض احمد پسران مولوی صدر الدین صاحب نوری فاضل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مونگ

انیس ۱۹ سالہ فہرست جلسہ سالانہ تک انشاء اللہ تکمیل پا جائیگی

بقایا دار فوری توجہ فرمائیں ورنہ نام فہرست سے کٹ جائے گا

تحریک جدید کے بقایاداران کی دس اکتوبر والی میعاد گذر چکی ہے۔ دفتر اس میعاد کو آخری مہلت سمجھ رہا تھا۔ مگر بعض زمیندار احباب نے دفتر میں خود تشریف لا کر اس امر پہ زور دیا کہ اس وقت زمینداروں کی کوئی فصل تیار نہیں اس لئے وہ بقایا نہیں ادا کر سکتے انہیں فصل ربیع کے آنے تک مہلت دی جائے۔

نیز بعض تاجر اور ملازم پیشہ احباب نے بھی کساد بازاری اور اخراجات کی زیادتی کو پیش کرتے ہوئے چاہا ہے کہ کچھ اور مہلت دیدی جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کا ہر انیس ۱۹ سالہ بقایادار اپنا بقایا دس نومبر ۱۹۵۵ء تک مرکز میں داخل کر دے۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء تک کا وقت فہرست انیس ۱۹ سالہ کی برائے اشاعت تکمیل کا وقت ہے۔

پس انیس ۱۹ سالہ بقایادار خاص توجہ فرمائیں ورنہ نام فہرست سے افسوس کے ساتھ کاٹ دیئے جائیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ربوہ میں بتاریخ ۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ و ہفتہ ہو گا انشاء اللہ۔ اس اجتماع میں ہر ایک مجلس انصار اللہ کی طرف سے بلحاظ تعداد اراکین انصار اللہ (جس کی اخبار الفضل میں وضاحت ہو چکی ہوئی ہے) نمائندگان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ نمائندگان کی فہرستیں ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دینی چاہئیں تا ان کے قیام وغیرہ کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔ ہر ایک نمائندہ کو موسم کے لحاظ سے مناسب حال بستر ساتھ لانا چاہیئے۔

نوٹ :- زعماء صاحبان اپنی مجلس کے نمائندگان کو بروقت مرکز میں بھجوانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اسی طرح بروقت مرکز میں فہرستیں بھجوانے کے بھی۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) ... محمد خانصاحب بھٹی سکنہ گھوڑیوالہ معہ اپنے بیٹے رحمت اللہ صاحب اور چار دیگر قریبی رشتہ داروں کے ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر ہے۔ جملہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان، احباب جماعت ان کی بریت کے لئے خاص طور پہ دعا فرمائیں

(احمد خان نسیم از ربوہ)

(۲) خاکسار عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ کو معاف فرمائے اور مجھے دین و دنیا کی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

سید امتیاز احمد ظفر راولپنڈی

(۳) میرا لڑکا بشیر احمد سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین۔

عبد الرحمٰن مہاجر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(۴) مکرم احمد دین صاحب لاہور چھاؤنی کا بیٹا بشارت احمد ڈیڑھ ماہ سے جوڑوں کے درد اور بخار میں مبتلا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں

(۵) ہمارا گاؤں دریائے راوی کے قریب ہے اور زبردست سیلاب چلا آ رہا ہے اس لئے سخت خطرہ ہے احباب اور بزرگان سے درخواست ہے کہ خاص طور پہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاص حفاظت میں اپنے فضل سے رکھے

محمد شریف

(۶) میری دادی صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مختار احمد ناصر کلرک سلسلہ احمدیہ ربوہ

(۷) محمد عباس خانصاحب بہت دنوں سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے نیز شاہ جی محمد اکبر خانصاحب تقریباً گیارہ مہینے سے بعارضہ فالج بیمار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت یابی عطا فرمائے۔

ناصر احمد طالب علم تحصیل چارسدہ حلقہ ترناب ضلع پشاور

ولادت

اللہ تعالیٰ نے برادرم رحمت علی صاحب مکیم کوٹ لاہور کو ۲۰ ستمبر کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے اور خاکسار کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ۲۴ ستمبر ۱۹۵۵ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو نو مولود کو نیک اور خادم دین بنائے آمین

(ضیاء الدین حمید دانگیٹ)

انڈونیشیا کے تاریخی و سیاسی حالات کا جائزہ

(۲)

پارلیمنٹ کا اجلاس بھی نہایت غیر رسمی ماحول میں ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ کے ارکان اور تماشائیوں میں ایک رسہ حائل ہوتا ہے وزیر ایک کونے میں قدرے بلند پلیٹ فارم پر بیٹھتے ہیں۔ ارکان بشمول سپیکر اجلاس میں سگرٹ نوشی کرتے ہیں۔ اور تقاریر سننے کے ساتھ چائے یا دوسرے مشروبات سے بھی لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں۔ حزبِ اقتدار اور حزب اختلاف کے ارکان بھی آپس میں خلط ملط ہوتے ہیں اور کسی مسئلہ پر رائے شماری آسان نہیں ہوتی اس مشکل کا یہ حل تلاش کیا جاتا ہے۔ کہ سپیکر کے سامنے ایک بڑا بلیک بورڈ رکھ دیا جاتا ہے۔ اور باری باری سب ارکان اپنی حمایت یا مخالفت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ایک کلرک بلیک بورڈ پر چاک سے نشان بناتا جاتا ہے۔ اور اس طرح دونوں طرف کے نشان گننے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس تجربہ کی بدولت انڈونیشی پارلیمنٹ اکثر کشت زعفران بنی رہتی ہے۔

سیاسی جماعتیں

انڈونیشیا کی پارلیمنٹ میں اس وقت چھوٹی بڑی ۱۰ جماعتوں کو نمائندگی حاصل ہے۔ اس وقت پانچ بڑی جماعتیں ہیں قوم پرست جماعت کو ۴۳ نشستیں حاصل [illegible]۔ ایک عظیم تر انڈونیشیا" اب دو حصوں میں منقسم ہو چکا ہے۔ پارلیمنٹ کی نمائندگی کا دائرہ رکنیت ۱۰۲ ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کو ۱۷ اور اس کی حامی مزدور جماعتوں کو ۵ نشستیں حاصل ہیں۔ اور باقی ۴۳ نشستیں ۱۳ چھوٹی جماعتوں میں منقسم ہیں۔ جو وزارتوں کی تشکیل و شکست میں کسی ایک یا دو بڑی جماعتوں سے وابستہ ہوتی رہتی ہیں انڈونیشیا کی سب سے پرانی جماعت قوم پرست پارٹی ہے۔ اور اس کے قیام کو ۲۷ برس ہو گئے ہیں۔ اس وقت اسی جماعت کی وزارت قائم ہے۔ اس کے لیڈر ڈاکٹر سکارنو تھے جن کی جدوجہد آزادی میں سب سے نمایاں تھی۔ لیکن حصول آزادی کے بعد اس کے قائدین ارکان بھی آزمائشِ اقتدار کا شکار ہونے لگے۔ اور پاکستان و ہند کی مسلم لیگ و کانگرس کی طرح یہ جماعت بھی اب زوال و انحطاط سے دوچار ہے۔

مشومی پارٹی جو ملک کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ایک نئی جماعت ہے۔ اس کا قیام ۱۹۴۵ء میں عمل میں لایا گیا تھا۔ لیکن اس مختصر سے زمانہ میں یہ بہت مستحکم جماعت بن چکی ہے اس کے باقاعدہ ارکان کی تعداد دس لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ یہ جماعت انڈونیشیا میں اسلام کے اصولوں کے مطابق جمہوری حکومت قائم کرنے کی داعی ہے۔ خارجہ معاملات میں یہ جماعت انڈونیشیا کی غیر جانبدارانہ پالیسی کی حامی ہے۔ اور ملک میں کمیونزم کے روز افزوں اثر و رسوخ کے مقابلہ میں یہی جماعت صف آرا ہے۔ اس کے سربراہ ڈاکٹر محمد ناصر ہیں۔ وہ پاکستان کا دورہ بھی کر چکے ہیں۔

سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مشہور و معروف ڈاکٹر سلطان شہریار ہیں۔ اس سے کمیونسٹ عنصر ۱۹۴۸ء میں علیحدہ ہو گیا تھا۔ اور کمیونسٹ عنصر کے قائد اور ایک سابق وزیر اعظم ڈاکٹر شریف الدین کو بغاوت و سازش کے الزام میں گولی سے اڑا دیا گیا۔ اس پارٹی کو امریکہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔

مشرق بعید کے دوسرے ممالک کی طرح انڈونیشیا میں کمیونزم کی ڈچ سامراج کی بدولت داغ بیل پڑی۔ ڈچ حکومت کے ارکان اس نظریہ سے متاثر ہو کر ہالینڈ سے آئے تھے ان کی بدولت انڈونیشی آبادی میں اس کا چرچا ہونے لگا۔ ابتداء میں کمیونسٹوں اور قوم پرستوں کے نعروں میں بھی کوئی فرق نہیں تھا۔ اسلئے کمیونسٹ کسی تخصیص و تمیز کے بغیر اپنا کام کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آزادی کے حصول تک کمیونسٹوں کی اپنی جداگانہ تنظیم بھی نہیں تھی۔ جاپانی قبضہ کے بعد کمیونسٹوں نے قوم پرستوں کے ساتھ مل کر ولندیزی سامراج کے خاتمہ کے لئے اعلان کیا۔ (نوائے وقت)

صرف ضلع سیالکوٹ میں پانچ سو اشخاص سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں

سیالکوٹ۔ لاہور۔ شیخوپورہ اور منٹگمری کے اضلاع میں کئی دیہات ناپید ہو گئے

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ دریائے راوی اور ستلج کی مشتعل لہروں نے بہاولپور و پنجاب کے بعض اور علاقوں میں نقصان پہنچایا ہے سلیمانکی ہیڈ ورکس کو بچانے کے لئے فورٹ عباس کے حفاظتی بند میں کچھ اور شگاف کرنے پڑے۔ جن کی وجہ سے ایک لاکھ ۲۵ ہزار ایکڑ کپاس کے زیر کاشت رقبہ کی مکمل تباہی کا زبردست خطرہ ہے۔ راوی کا پانی اب عبد الحکیم کی طرف بڑھ رہا ہے اور خانیوال کے بعض دیہات کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ادھر اسلام آباد کے ہیڈ ورکس پر دریائے ستلج کا اخراج چار لاکھ کیوسک تک پہنچ گیا ہے اس ہیڈ ورکس سے سب سے زیادہ پانی ۱۹۴۲ء میں گذرا تھا۔ لیکن موجودہ اخراج ۱۹۴۲ء کے مقابلہ میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار کیوسک زیادہ ہے ستلج کے سیلاب کا پانی آج بہاولپور میں داخل ہو گا۔ میلسی نہر میں تین جگہ شگاف آ چکا ہے بائیں کنارے کے شگاف سے پانی نکل کر حاصل پور منڈی کی طرف بڑھ رہا ہے اور دائیں کنارے کے شگاف کا پانی نور شاہ ریلوے سٹیشن تک پہنچ گیا ہے۔

سیالکوٹ

سیالکوٹ میں سیلاب کے باعث شدید نقصان ہوا ہے تحصیل شکر گڑھ اور نارووال کے ۴۰ گاؤں مکمل طور پر صفحہ زمین سے مٹ گئے ہیں۔ ان دیہات میں میرووال۔ باگھاں والا۔ داعیوالہ سیاہ۔ رعیہ۔ داعیوالہ راجپوتاں کھرپال۔ نیئے رساموں وال۔ ننگا۔ داؤد۔ بیچووالی اور میانی ملا خاں کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان دیہات کے بیس ہزار سے زائد افراد ٹیلوں اور درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ اور گذشتہ تین دن سے روٹی اور پانی کے بغیر گذارہ کر رہے ہیں۔ علاقہ کے اسی فیصدی مویشی پانی میں بہہ گئے ہیں۔ پانچ سو کے قریب انسانی جانیں پانی کی نذر ہو گئی ہیں۔ تحصیل سیالکوٹ کے پچاس سے زائد دیہات کو بے پناہ نقصان پہنچا ہے۔

سمبڑیال کے نصف سے زائد مکان تباہ ہو چکے ہیں شکر گڑھ اور کوٹ نیناں کے علاقوں میں ۲۵ سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق وزیر آباد کے مختلف دیہات میں ایک سو چالیس افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور قریباً ساڑھے پانچ ہزار کچے مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔

راوی

دریائے راوی کا سیلاب گوگیرہ اور نور شاہ کے قصبات میں داخل ہو گیا ہے۔ بلوکی سلیمانکی لنک ٹوٹ گیا ہے اور سیلاب کا پانی حویلی میں داخل ہو رہا ہے۔ اس علاقہ میں سیلاب سے تقریباً دو ہزار افراد بے خانماں ہو گئے ہیں۔ منڈی ہیرا سنگھ اور حجرہ کے علاقہ میں ۳۰ دیہات گہرے پانی میں غرق ہیں

لاہور میں سیلاب کا پانی بتدریج

اتر رہا ہے۔ شاہدرہ کے نزدیک دریائے راوی کی سطح مزید گر گئی ہے۔ اب سطح ۱۲ فٹ ۲ انچ ہے لیکن یہ سطح بھی خطرے کے نشان سے بلند ہے۔

راوی کے سیلاب نے پیر محل کا رخ اختیار کر لیا

لائلپور ۱۲ اکتوبر۔ راوی کے سیلاب نے پیر محل کے علاقہ ۴۸ مربع میل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے محکمہ جنگلات کے ذخائر بھی طغیانی کی زد میں آ گئے ہیں۔ بعض مقامات پر پانی کی سطح کم ہو گئی ہے۔ ڈیزل آئل کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ امدادی کام جاری ہے۔ کمالیہ کے چند محلے ابھی خطرہ سے دوچار ہیں۔ نہروں میں پانی چلانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

کمالیہ کی چالیس ہزار آبادی کل رات سیلاب کی تباہی سے بچ گئی۔ نہر برالہ گوگیرہ اور واکھی کے حفاظتی کناروں کو سیلاب کا زور توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ البتہ رات کو پونے دو بجے کے قریب کابیرہ کلاں کے مقام پر سیلاب نے بند کو عبور کر لیا ہے اور پانی پیر محل کی جانب بڑھنے لگا۔ آج شام تک کی اطلاع کے مطابق اس علاقہ میں ۴۸ مربع میل رقبہ زیر آب آ چکا ہے اور مزید گاؤں سیلاب کی لپیٹ میں آنے کا اندیشہ ہے۔ محمد شاہ والہ بنگلہ کے قریب دن کے اڑھائی بجے تک پانی کی سطح کافی گر گئی ہے۔ گوگیرہ برانچ کے نائب محکمہ نہر کا نگران عملہ دیکھ بھال میں مصروف تھا۔

ضروری اعلان

اگر کسی دوست کو اخبار الفضل کے خیر مقدم نمبر کی ضرورت ہو تو وہ ۵ ر کے ٹکٹ ارسال کر کے دفتر الفضل ربوہ سے منگوا سکتے ہیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ مرکزی وزیر داخلہ مسٹر اے کے فضل الحق کراچی سے لاہور پہنچ گئے۔ آپ یہاں دو روز قیام کریں گے اور اس دوران سیلاب کے متاثرہ علاقوں کا بھی دورہ کریں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی سرگرمیاں

(بقیہ صفحہ اول)

۸ اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ایک امدادی پارٹی نے لاہور سے ۲ میل دور موضع تلواڑا کے نزدیک بارڈر پولیس کی مدد سے تین نوجوانوں کو ڈوبتے ہوئے بچایا۔ یہ پارٹی فوج کے تعاون سے ایک کشتی پر اس علاقے میں امداد کے لئے گذشتہ چھتیس گھنٹوں سے گئی ہوئی تھی اس پارٹی نے تلواڑا۔ ملک پور سائی وال اور ملحقہ بستیوں کے قرب و جوار سے تیس عورتوں اور بچوں کو درختوں اور اونچے ٹیلوں سے اتار کر محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ اور ایک ہزار افراد میں پکا ہوا کھانا تقسیم کیا۔ یہ کھانا گورنمنٹ کی طرف سے پارٹی کو تقسیم کے لئے دیا گیا تھا اس کے علاوہ اس علاقے میں ڈیڑھ ہزار افراد میں کھانے کی خشک اشیاء بھی تقسیم کی گئیں۔

علاوہ ازیں خدام کی مزید سات پارٹیوں نے۔ مصری شاہ۔ شاد باغ۔ دھن پورہ تاج پورہ۔ راج گڑھ۔ کرشن نگر۔ سنت نگر اور ڈیفنس اینڈ ڈمپ، سکول کے ایک ہزار مصیبت زدگان میں پکا ہوا کھانا تقسیم کیا۔

ان تمام امدادی سرگرمیوں میں ملٹری کے بریگیڈ کمانڈر مسعود صاحب کے علاوہ بارڈر پولیس کے سینئر سپرنٹنڈنٹ۔ راج گڑھ میں متعین میجر عبدالرحمن صاحب اور دیگر فوجی افسران کا خاص تعاون اور نگرانی مجلس کو حاصل رہی ہے۔

علاوہ ازیں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ڈیڑھ صد نوجوانوں نے جن میں پچاس تربیت یافتہ کشتی ران بھی شامل تھے۔ لاہور کی زیر آب بستیوں میں بعض جگہ ملٹری افسران کی زیر ہدایت اور بعض جگہ اپنے طور پر دو ہزار مصیبت زدگان کو کھانے کی خشک اشیاء اور ڈیڑھ ہزار افراد کو پکا ہوا کھانا اور پینے کا پانی بہم پہنچایا۔ خدام کی پارٹیاں کشتیوں میں بیٹھ کر یا پیدل جن علاقوں میں گئیں۔ ان میں سنت نگر۔ کرشن نگر۔ راج گڑھ اسلامیہ پارک۔ سمن آباد۔ تاجپورہ۔ دھن پورہ۔ حبیب گنج۔ مصری شاہ۔ بھاٹی گیٹ اور ڈنگھا چرچ شامل ہیں۔

جلو سے یہ اطلاع موصول ہونے پر کہ وہ زیر آب آچکا ہے۔ بارہ خدام کی ایک پارٹی ملٹری کے جوانوں کے ہمراہ آج شام وہاں پہنچ چکی ہے۔ جوان کے ساتھ مل کر وہاں پر ریلیف کا کام سرانجام دے گی۔ یہ پارٹی اپنے ہمراہ تین سو افراد کا کھانا بھی لے گئی ہے۔

ان تمام امدادی سرگرمیوں میں ملٹری کے بریگیڈ کمانڈر مسعود صاحب کے علاوہ خدام کو راج گڑھ میں متعین فوجی حکام اور دیگر فوجی افسران کا تعاون اور نگرانی حاصل رہی ہے۔

۱۰ اکتوبر۔ امیر جماعت احمدیہ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے آج قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور نائب انچارج خدام الاحمدیہ ریلیف سنٹر کی معیت میں لاہور کے گرد و نواح سیلاب زدہ بستیوں کا ایک طیارے کے ذریعے فضائی جائزہ لیا۔ ضرورت کا اندازہ کرکے واپسی پر فوراً ایک امدادی پارٹی لاہور سے کئی میل دور جلو اور ملحقہ بستیوں میں . . . . مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روانہ کردی گئی۔ یہ پارٹی پانی میں گھرے ہوئے لوگوں میں پکا ہوا کھانا اور خشک اشیاء تقسیم کرے گی

ضلع سیالکوٹ کیلئے پارسل اور رجسٹریاں

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ پنجاب کے حالیہ سیلاب کی وجہ سے سیالکوٹ کے بعض مقامات پر ڈاک کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان مقامات پر رجسٹریاں اور پارسل وغیرہ نہیں بھیجی جا سکیں گی۔ نننگر گڑھ اور کوٹ نیا کوٹ سکھو چک ظفروال سنگھوڑہ، کانجو پورا نارووال، بدوملہی، قلعہ صوبا سنگھ۔ پسرور کلن والہ اور چونڈہ صورت حال بہتر ہونے پر ان جگہوں کے لئے از سر نو ڈاک کے پارسل اور رجسٹریاں وصول کی جائیں گی۔

حضرت مصلح موعود کا

★ سخت تاکید فرمان ★

ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنیکی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا تو یقیناً ایک فریضہ کو ادا کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے جو اچھا زبان سے تبلیغ نہیں کرسکتے وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کرسکتے ہیں۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

راوی کے سیلاب نے پیر محل کا ساڑھے پانچ سو مربع میل رقبہ تباہ کرڈالا

لائلپور ۱۳ اکتوبر۔ دریائے راوی کی لہروں نے کل پیر محل کے ساڑھے پانچ سو مربع میل رقبہ کو تباہ و برباد کردیا۔ ہزاروں افراد درختوں۔ ٹیلوں۔ ریلوے لائن اور نہر کے بند پر پڑے سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع کی امداد کے منتظر ہیں۔ مگر فوری طور پر انہیں محفوظ مقامات تک پہنچانا دشوار ہے پچیس ہزار نفوس پیر محل منڈی اور اس کے نواح میں پڑے ہیں۔ ان میں سے بیشتر خاندانوں کے افراد سیلاب میں گھرے ہوئے ہیں۔

پیر محل سید والا، وعلاقہ تھانہ اروتی اور اس کے قریب و بعید ساڑھے پانچ سو مربع میل کے وسیع رقبہ میں پانی کی مشتعل لہروں نے قیامت برپا کردی۔ کپاس کی تیار فصل اور لاکھوں کی املاک کو خیرآباد کہہ کر ہزاروں نفوس بھی روڈ اور سندیلیانوالہ روڈ پہ سفر کرکے پیر محل پہنچ گئے۔ ہزاروں اشخاص ٹیلوں درختوں۔ ریلوے لائن اور حویلی نہر کے بند پہ پناہ لینے پہ مجبور ہو گئے۔ بیشتر خاندانوں کو سیلاب کے تیز دھارے نے ذرائع نقل و حمل کی فراہمی سے پہلے دبوچ لیا۔ ایک جانب اٹھارہ میل تک اور دوسری جانب تیس میل تک کا رقبہ سیلاب کی چادر بن گیا

فوج اور پولیس بھی گھر گئی

۷۵ فوجی جوان۔ دو اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس ایک ہیڈ کانسٹیبل اور بارہ سپاہی علاقہ سندیلیانوالہ میں پانی کے نرغہ میں آگئے جنہیں خشکی پہ لانے کی تمام تر مساعی ناکام ثابت ہوئیں۔ بعد کی اطلاع کے مطابق محصور فوجی دستے سے رابطہ پیدا ہو گیا۔ لیکن کشتیاں تیز بہاؤ کا مقابلہ کرکے انہیں واپس نہ لاسکیں۔ گمشدہ پولیس فورس کو بھی مجبوراً ان کی قسمت کے سپرد کردیا گیا۔

ملاحوں کی بے چارگی

ہر سیلابی مرکز سے کشتیاں بھجوانے کی جدوجہد کی گئی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے علاقہ سے بارہ ملاح منگوائے۔ فوجی جوانوں نے بھی ہزاروں محصورین کی جانیں بچانے کی کوشش کی۔ لیکن چار سے چھ گھنٹہ تک کی مسلسل تگ و دو کے باوجود سیلاب کے دھارے میں ایک میل کا سفر بھی اختیار نہ کیا جاسکا۔ کئی دفعہ کشتیاں بھیج کر امداد بہم پہنچانے کے راستہ میں کہیں گہرا اور کہیں بہت تھوڑا پانی بھی رکاوٹ بن گیا۔

ہندوستان میں سیلاب کی حالت

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب میں مجموعی طور پہ اگرچہ حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ لیکن فیروزپور اور امرتسر کے کئی دیہات ابھی تک سیلاب میں گھرے ہوئے ہیں۔ فیروزپور کے ضلع میں سات سو دیہات زیر آب ہیں اور مویشیوں و املاک کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق پٹھانکوٹ میں تین اشخاص ہلاک ہو گئے۔ کل گورداسپور تحصیل میں ۲۷ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ہیپسو میں کئی مربع میل مزروعہ رقبہ زیر آب آگیا اور فصلوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔

مشرقی بنگال میں زمینداریاں ختم ہوجائیگی

ڈھاکہ ۱۳ اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اگلے سال ۱۴ اپریل تک صوبہ بھر میں تمام زمینداریاں ختم کردی جائیں گی۔ اور زمینیں کاشتکاروں میں تقسیم کردی جائیں گی۔

درخواست دعاء

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی کارکن الفضل دو تین دن سے بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اعلان نکاح

برادرم لفٹیننٹ محمود احمد جان صاحب ابن چوہدری احمد جان صاحب سی جی۔ او۔ راولپنڈی کا نکاح عزیزہ آنسہ خاتون صاحبہ بنت چوہدری نثار احمد صاحب سیالکوٹ شہر سے بعوض حق مہر مبلغ ۲۵۰۰/- روپیہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مؤرخہ ۱۰/۸/۵۵ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا جس میں ازراہ ذرہ نوازی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ نے شمولیت فرما کر نیز اور خاص دعا فرمائی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ مہربانی باوجود علالت طبع کے اپنی جگہ اسی وقت دعا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔

قمر الدین دارالرحمت ربوہ ۱۲/۱۰/۵۵

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵